روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۹۶ | اتوار ۲۶۔ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ، ۴۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش ، ۴۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے ۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے ' لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبات کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے ایک لذت اور سرور نہ ہو؟ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۵)

درخواست دعا

○ محترم وکیل صاحب وقف نو تحریر فرماتے ہیں مکرم امجد افتخار صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع وہاڑی کی اطلاع کے مطابق ایک واقف نو روشان احمد ولد مکرم مصلح الدین صاحب وہاڑی کو بجلی کا شاک لگنے سے دو انگلیوں کو نقصان پہنچا ہے ایک انگلی کی دو پوریں کاٹنی پڑیں۔ دوسری انگلی کو بچا لی گئی مگر زخمی ہوئی آپریشن کرنا پڑا۔ اب بچے کی حالت بفضل خدا بہتر ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

○ مکرمہ ثریا پروین صاحبہ آف جڑانوالہ ہمشیرہ محمد یوسف صاحب ناصر ربوہ بوجہ ہارٹ اٹیک ۳۰۔ اگست ۱۹۹۴ء سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

والدین اور سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں

○ آجکل ایم۔ ٹی۔ اے (M.T.A) پر حضرت صاحب بنفس نفیس بچوں کے ایک تربیتی پروگرام میں تشریف لا رہے ہیں آپ یہ پروگرام واقفین نو کو ضرور دکھائیں۔

(وکالت وقف نو)

خون کی ضرورت

○ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور ضلع لاہور کا بیٹا شاہد محمود جو سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں جو پوری دنیا میں ہو رہی ہیں رو بصحت ہے۔ تاہم ابھی لمبا علاج درکار ہو گا۔ چھ کورس ہوں گے۔ ان میں سے دوسرا کورس ایک دو روز میں شروع ہو گا۔ اس دوران روزانہ چار تا آٹھ یونٹ خون کی ضرورت بھی ہو گی۔

خون کا گروپ + O ہے۔ رابطہ کے لئے شاہد محمود گردہ مثانہ وارڈ مردانہ بلاک اے۔ سروسز ہسپتال لاہور فون نمبر ۷۵۸۸۳۵۱ EXT ۳۰۷۲

دینی خدمت کر کے اپنا حق جتلانا گستاخی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ قویٰ دیئے۔ دولت ، علم ، عقل ، ہمت دی اس کے بعد کہتا ہے کہ ان میں سے کچھ ہمارے راستہ میں خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ پہلے تم کوئی کام کرو ، تو پھر میں تمہیں یہ چیزیں دوں گا۔ کیونکہ ہر ایک چیز اس کی محتاج ہے۔ جب ہر چیز محتاج ہوئی تو جب تک وہ چیزیں نہ دے اس وقت تک کوئی کام کس طرح کر سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ پہلے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ اس طرح کرو۔ پس جب خدا تعالیٰ کچھ کرنے سے پہلے ہی دے دیتا ہے تو پھر یہ کہنا کہ ہمارا حق نہیں ملا۔ یا ہماری خدمات کا لحاظ نہیں کیا گیا حد درجہ کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ ہم ایک مزدور کو بٹالہ بھیجیں اور آٹھ یا بارہ آنہ مزدوری اسے پہلے دے دیں لیکن وہ واپس آ کر کہے کہ مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ اس کی جہالت نہیں ہو گی تو اور کیا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ پہلے دیتا ہے اور بعد میں کام لیتا ہے۔ ایسی صورت میں دینی خدمت کر کے اپنا حق جتلانا گستاخی ہے ' پس ایسے لوگ جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے کام کرتے ہیں اور ہماری طاقت ہی کیا ہے کہ کوئی دینی کام کر سکیں جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ ان کی جگہ کسی دوسرے کو مقرر کر دیا جائے یا ان کی نسبت کسی دوسرے کو کچھ زیادہ مل جائے تو وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو کوئی کام کر کے خدا تعالیٰ پر احسان جتلاتے ہیں۔ اور یہ مرض جو ان کے سینہ کے کسی کونہ میں مخفی ہوتا ہے۔ باہر نکل آتا ہے۔ اس لئے سب دوستوں کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا خاص طور پر مطالعہ کریں اور اس مرض کو بالکل نکال دیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ذرا سی بات پر کہہ دیتے ہیں کہ ہماری حق تلفی ہوتی ہے میں کہتا ہوں جب وہ دین کے لئے اور خدا تعالیٰ کے لئے کام کرتے ہیں تو حق تلفی کے کیا معنی۔

(از خطبہ ۳۰۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ (۔) جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں ان کے مد نظر ہوتی ہیں اول یہ کہ (۔) خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے دوئم (۔) بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
۲ روپیہ

۴۔ تبوک ۱۳۷۳ ہش ۴۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

نیکی کو "متعدی" بنائیں

صفائی اور پاکیزگی ایک "متعدی" نیکی ہے۔ انسان کی فطرت صحیحہ ٹھیک اور پاک کاموں کی طرف متوجہ کرتی ہے اس لئے ٹھیک اور پاک لوگوں کے گرد تو ہزاروں لاکھوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور دعائیں کرتے۔ اور کوشش بھی کرتے ہیں کہ وہ ان جیسے ہی بن جائیں۔ لیکن بد کردار لوگوں جیسے بننے کی خواہش لاکھوں میں سے کسی ایک بد فطرت ہی کو ہوتی ہوگی۔ دنیا میں جو نیکی پھیلی ہے وہ نیکوں کے نمونے ہی سے پھیلی ہے۔ پاک و ہند کیا ساری دنیا میں گزشتہ چودہ سو سال میں جو اسلام پھیلا ہے تو یہ بزرگوں کی نیکی اور صفائی دل ہی کا نتیجہ ہے۔ آپ کسی ایک بزرگ۔ ولی۔ خدا کے دوست کا نام لیجئے ہزاروں افراد اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم نیک پاک اور صاف ہو جائیں اور جب ہم کہتے ہیں کہ ہر کسی کی ذمہ داری ہے تو اس سے پہلے ہمارے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک ہی ٹھیک پاک اور صاف ہو جائے دوسرے لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور معاشرہ پاک سے پاک تر ہوتا چلا جائیگا۔ اور اگر ہم میں سے کسی ایک کو بھی یہ احساس ہو جائے کہ اس کے نیک اور پاک ہو جانے سے معاشرہ کے بہتر ہونے کا امکان ہے تو یقیناً ہم میں سے سب یہ ثواب لینے کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر بھی نیک اور پاک ہو جائیں یہ بات ہوتی اس لئے نہیں کہ ہم سمجھتے ہیں ایک کے نیک ہو جانے سے کیا بنتا ہے۔ شائد کچھ بھی نہ بنتا ہو لیکن وہ اس طرح کہ ہم اتنے نیک اور پاک نہیں بنتے جتنے کہ ہمیں بننا چاہئے لیکن ہمارا جتنا نیک ہونا "متعدی" صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہم نیک بنتے ہیں لیکن تھوڑے سے نیک، نیکی کی اس حد کو نہیں چھوتے جو دوسروں کے دامن سے لپٹ سکے اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کر سکے۔ جس طرح صرف ایک قطرہ پانی سے انسان کی پیاس نہیں بجھتی اور ایک لقمہ سے بھوک کی تسلی نہیں ہوتی۔ پیاس بجھانے کے اندازے بھی موجود ہیں اور بھوک مٹانے کے بھی۔ اسی طرح اتنا نیک اور پاک اور صاف بننے کے بھی اندازے ہیں کہ جن سے دوسرے لوگ متاثر ہوں اور اپنی زندگیوں میں تبدیلیاں پیدا کرنی چاہیں۔

پس ہماری وجہ سے اگر لوگ نیکی کی طرف مائل نہیں ہوتے تو ان کا قصور تو ہوگا ہی لیکن ان کے قصور سے پہلے ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ کیا ہم اتنے نیک اور پاک اور صاف ہو گئے ہیں کہ یہ باتیں "متعدی" بن جائیں۔

اے خدا تو ہمیں اتنا نیک، پاک اور صاف بنا دے کہ لوگ ہماری طرف دیکھیں اور ان کے دل میں خواہش پیدا ہونے لگے کہ وہ ہم جیسے ہو جائیں۔
اور پھر وہ ہم جیسے ہو بھی جائیں۔

اس ہجوم آرزو میں بات کس کی مانئے
کس کو ہم اپنا کہیں اور غیر کس کو جانئے
چلچلاتی دھوپ میں کب تک تپش سہتے رہیں
اپنے سر پر اپنے ہاتھوں سے ہی چادر تانئے

ابو الاقبال

○

خانہ ویرانوں کو کب رہتا ہے بام و در کا ہوش
گھر سے بیگانہ ہوئے جب ہم تو کیسا گھر کا ہوش

طائرِ دل ہو گیا آسودۂ قیدِ جنوں
اب اسے فکرِ نشیمن ہے نہ بال و پر کا ہوش

کھو گئے تیری طلب میں کارواں سے چھوٹ کر
اب بھلا ایسے میں رہتا ہے کسے رہبر کا ہوش

درد پہلو میں کہاں ہے کس طرح معلوم ہو
ضعف سے ہم کو کہاں اپنے تنِ لاغر کا ہوش

اس تیرے شہرِ نگاراں میں ذرا ہم کو بتا
کس کو ہے دل کی خبر۔ کس کو ہے اپنے سر کا ہوش

ہیں طلب میں تیری وہ آوارۂ دشتِ خلا
مہر و ماہ و مُشتری کو اب کہاں محور کا ہوش

دیکھ لیں گے حشر میں اُس حشر ساماں کو اگر
غیر ممکن ہے رہے ہم کو وہاں محشر کا ہوش

پڑ گئے لینے کے دینے خط کا کیا لاتا جواب
رنگِ رُخ تھا زرد اور غائب تھا نامہ بر کا ہوش

میکدہ بردوش میخانے میں جب وہ آ گئے
کس کو اپنا ہوش کس کو بادۂ و ساغر کا ہوش

کس کی چوکھٹ پر کریں خورشید خم اپنی جبیں
بے خودی میں اب کہاں ہم کو کسی کے دَر کا ہوش

خورشید احمد باجوہ

○ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

روشنی کے فرزند

بحیرہ مردار کے ساحل کے قریب بدو صدیوں سے اپنی بکریاں چراتے آئے تھے۔ اس کاوش کا مقصد اپنے گھروں کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرنے کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۷ء کے وسط میں تامیرہ قبیلے کا ایک لڑکا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اس نے ایک بکری کو ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بکری کا پیچھا شروع کیا لیکن چڑھائی اور گرمی کی وجہ سے جلد تھک کر بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی اس کی نظر ایک دو فٹ چوڑے سوراخ پر پڑی۔ اپنی عادت کے مطابق اس نے ایک کنکر اس سوراخ کے اندر پھینکا تو اسے اس طرح لگا جیسے یہ کنکر کسی مٹی کے برتن سے ٹکرایا ہو۔ اپنا وہم دور کرنے کے لئے دوسرا کنکر پھینکا تو پھر ویسی آواز آئی۔ تجسس اور خوف کے ساتھ وہ لڑکا قریب آیا اور سوراخ کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اندر ایک غار تھا جس میں مٹی کے ساتھ سات آٹھ لمبے لمبے برتن نظر آرہے تھے۔ کم عمر لڑکے کا ذہن ایک ہی نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ یقیناً بھوتوں کا مسکن ہوگا۔ اس خیال کے آنے کی دیر تھی کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن اگلے روز ایک دوست کے ساتھ پھر واپس آیا اور اندر داخل ہو کر ان مرتبانوں کا جائزہ لیا۔

بعض مرتبان خالی تھے اور بعض میں لپٹے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے تھے جن کو بحفاظت کپڑے کے اندر بند کیا گیا تھا۔ ان ٹکڑوں پر کچھ لکھا ہوا تھا لیکن یہ تحریریں کافی مدہم پڑ چکی تھیں۔ چند دنوں بعد یہ سب کچھ ایک معمولی رقم کے عوض خلیل اسکندر ایک عیسائی کی ملکیت بن چکا تھا۔ خلیل اسکندر کو امید تھی کہ وہ بکری کی کھال پر لکھی ہوئی ان تحریروں کی معقول قیمت حاصل کر سکتا ہے۔

اس کے بعد یہ صحیفے مختلف ہاتھوں میں پہنچے۔ ہر دیکھنے والے نے اپنی رائے قائم کی۔ یہ تحریریں عبرانی اور آرامی زبان میں لکھی گئی تھیں۔

ان میں سب سے زیادہ دلچسپی لینے والے بیت المقدس کی عبرانی یونیورسٹی کے پروفیسر سوکینک (Sukenik) تھے۔ جنہوں نے ان صحیفوں کو پرکھنے کے بعد وثوق سے اس رائے کا اظہار کیا کہ یہ اب تک دریافت ہونے والی بائبل کی قدیم ترین تحریر ہے۔ عبرانی یونیورسٹی کی طرف سے ان صحیفوں کا کچھ حصہ خرید لیا گیا۔ کافی سالوں بعد جب اس کپڑے کا سائنسی تجزیہ کیا گیا جس میں ان صحیفوں کو لپیٹا گیا تھا تو پروفیسر سوکینک کا خیال درست ثابت ہوا۔ کاربن ۱۴ کے ٹسٹ کے مطابق یہ کپڑا اندازاً دو سو سال قبل مسیح سے لے کر ۷۰ عیسوی تک کے زمانے کا تھا۔

جب یہ صحیفے دریافت کئے گئے اس وقت فلسطین ایک نازک دور سے گزر رہا تھا۔ چند ماہ بعد ہی اقوام متحدہ کی قرارداد کے نتیجے میں اس علاقے کو یہودی اور مسلمان علاقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس طرح ایک قوم سے ان کا علاقہ چھین لیا گیا۔ اس صورت حال کا ان صحیفوں پر ہونے والی تحقیقات پر بھی منفی اثر پڑا۔

کچھ صحیفوں پر تحقیقات کو اسرائیل کے پروفیسر سوکینک نے آگے بڑھایا۔ بقیہ صحیفوں کا ترجمہ اردن کے راک فیلر میوزیم میں مسٹر ڈی واکس (De Vaux) اور ان کی پانچ رکنی ٹیم نے کیا۔ اس ٹیم کے ایک نمایاں رکن مانچسٹر یونیورسٹی کے جان الیگرو (Johan Allegro) تھے۔ جان الیگرو نے اس موضوع پر لاتعداد لیکچر دیئے۔ کئی مضامین لکھے اور ایک کے بعد دوسری کتاب لکھی۔ وہ بقیہ ٹیم کی نسبت زیادہ وسعت نظری کے قائل تھے۔ اس پاداش میں انہیں اپنے ساتھیوں کی ناراضگی بھی مول لینی پڑی۔

ابتدائی فروخت کے بعد اسکندر خلیل کو ان چیزوں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ ہوا تو وہ انہیں لے کر امریکہ چلا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کر سکے کئی سالوں تک کوئی مناسب خریدار نہ مل سکا۔ اس بقیہ مواد کو پروفیسر سوکینک کے لئے (Yigael Yadin) نے ۱۹۵۴ء میں خرید کر اسرائیل پہنچا دیا۔

پہلے غار کی دریافت کے بعد مزید غاروں کے لئے منظم تلاش کی گئی۔ آنے والے چند سالوں میں سات نئے غار دریافت ہوئے جن میں ان قدیم تحریروں کی تھوڑی یا بہت تعداد موجود تھی۔

تحقیق شروع تو ہو گئی لیکن یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ اول تو لپٹے ہوئے چمڑے کو کھولتے ہوئے ان کے ٹوٹنے کا خدشہ تھا۔ اس لئے ان کو بہت احتیاط سے کھولنا پڑتا۔ اس کے بعد دو ہزار سال کی جمی ہوئی گرد کو اس طرح صاف کرنا کہ تحریر پڑھی بھی جا سکے اور خراب بھی نہ ہو بہت سے ماہرین کی برسوں کی محنت چاہتا تھا۔ سب مراحل سے گزرنے کے بعد قدیم عبرانی کو پڑھنا اور سمجھنا چند ماہ کا نہیں، کئی سالوں کا کام تھا۔

ان تحریروں میں پرانے عہد نامے کی آستر کے علاوہ ہر کتاب کا کچھ نہ کچھ حصہ موجود تھا۔ لکھنے والوں نے ان میں سے بعض کتب کی تشریح بھی کی تھی۔ اس تشریح میں پرانے عہد نامے میں بیان شدہ واقعات اور پیشگوئیوں کو اپنے دور کے حالات پر چسپاں کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ان تحریروں کو لکھنے والے یہودی فرقہ کا لٹریچر بھی ہے جس کو پڑھنے سے اس فرقہ کے عقائد اور حالات کا ایک خاکہ ابھرتا ہے۔

تحقیق اور ترجمہ کام یسعیاہ نبی کی کتاب سے شروع کیا گیا۔ اس کے نتائج کا بڑی شدت سے انتظار تھا۔ دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے اہل علم اس بات کے منتظر تھے کہ اس قدیم نسخہ کی عبارتیں مروجہ بائبل کے مطابق نکلتی ہیں کہ نہیں؟

آغاز میں یہ بات سامنے آئی کہ گزشتہ دو ہزار سال میں یسعیاہ کی کتاب میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی۔ چند الفاظ اور فقرے مختلف تھے لیکن یہ فرق معمولی تھا۔ ان صحیفوں کے ماہر جان الیگرو کے مطابق بہت سے حلقوں نے اس پر اطمینان کا سانس لیا۔ اب شاید ان تراجم سے کسی چونکا دینے والی خبر کی توقع ختم ہو رہی تھی۔

اسی پس منظر میں ۱۹۵۳ء میں تحقیقاتی ٹیم کے ایک رکن فرینک کراس (Frank Cross) نے بائبل کی سموئیل کتاب کو جوڑنے اور صاف کرنے کا کام شروع کیا۔ کچھ دیر بعد اسے احساس ہوا کہ اس کی عبارت مروجہ بائبل کے Massoretk Text کی بجائے یونانی میں ہونے والے پہلے ترجمے سے زیادہ مل رہی ہے۔ لیکن کام کے مزید آگے بڑھنے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کئی مقامات پر ان صحیفوں کی عبارت دونوں سے قطعاً مختلف ہے یہ تضاد چند الفاظ یا فقروں کی ترتیب تک محدود نہیں تھا۔ بعض جگہ عبارتوں کی کی عبارتیں قطعاً مختلف تھیں مثلاً حبقوق کا تیسرا باب اس قدیم نسخے میں شامل ہی نہیں تھا اور کئی مقامات پر ان تبدیلیوں سے مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔ ایک بات بہرحال واضح تھی اور وہ یہ کہ آج سے دو ہزار سال پہلے پرانے عہد نامے کی جو کتب موجود تھیں وہ آج کی مروجہ بائبل سے کسی حد تک مختلف ضرور تھیں۔

اس موڑ پر بعض حلقوں کی طرف سے تحقیقاتی ٹیم پر الزامات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان کی صف اول میں ایک صحافی (ایڈمنڈ ولسن) Edmund wilson تھے۔ ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ان تراجم کا کام دانستہ طور پر آہستگی سے کیا جا رہا ہے۔ عبرانی عبارتوں کو چھاپ دینا چاہئے تاکہ ہر محقق اپنے طور پر اس کام کو آگے بڑھا سکے۔ یہ الزام بھی لگایا گیا کہ ٹیم کے کئی ارکان متعصب عیسائی ہیں اور خطرہ ہے کہ کچھ مواد ضائع نہ ہو جائے۔ یہ الزام لگانے والے بھی عیسائی تھے۔ ایک مصنف مائیکل ہائیگن (Michael Haigen) نے اس موضوع پر تحقیق کی اور ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام

Dead Sea Scrolls deception

ہے۔

اگرچہ ۱۹۶۷ء تک ان صحائف کا ایک بڑا حصہ اردن کی ملکیت تھا لیکن تحقیقاتی ٹیم میں ایک بھی مسلمان شامل نہیں تھا۔

اس پس منظر میں ایک سوال ہر ذہن میں ابھر رہا تھا کہ اپنی مقدس کتب کو اس محبت سے لکھ کر اس تگ و دو سے چھپانے والے لوگ کون تھے؟ اور اس طرح ان تحریروں کو محفوظ کرنے کا مقصد کیا تھا؟ ان لوگوں کا رہن سہن کیسا تھا؟ اور عقائد کیا تھے؟

ان غاروں میں چھپنے والوں کی تاریخ چند سو سال پر پھیلی ہوئی ہے۔ دشمن کے مظالم سے بچ کر فرقہ غاروں میں پوشیدہ ہوا تھا۔ ان مظلوم لوگوں نے یہ تمام عرصہ اسی طرز میں نہیں گزارا بلکہ جب بھی حالات بہتر ہوتے تو یہ باہر آکر خیموں میں رہتے۔ جھونپڑیاں بناتے اور علاقہ میں فصلیں اگاتے۔ ان کا مرکز وادی قمران میں ایک خانقاہ تھی جس کے کھنڈرات آج تک موجود ہیں۔ اس کے شمال مغربی کونے میں ایک مینار تھا جس کا مقصد دشمن کی غیر متوقع آمد سے ہوشیار رہنا تھا۔ اجتماعی استعمال کے لئے اور اشیاء ذخیرہ کرنے کے لئے بڑے بڑے کمرے بنائے گئے تھے۔ خانقاہ کے جنوب مشرقی کونے میں پانی ذخیرہ کرنے کا وسیع انتظام موجود تھا۔ حضرت عیسیٰ سے قریباً تیس سال قبل یہ خانقاہ زلزلے کی وجہ سے ویران ہوئی۔ جب دوبارہ آباد کیا گیا تو دشمن کے حملہ نے اس کے باسیوں کو فرار ہونے پر مجبور کیا۔ اور اس قسم کے حالات میں ان لوگوں نے اپنے مقدس صحائف کو مٹی کے برتنوں میں ڈال کر غاروں میں چھپایا۔ تحریر کو اس طرح محفوظ کرنے کا ذکر بائبل میں بھی ملتا ہے چنانچہ یرمیاہ نبی نے ایک معاہدہ کو خدا کے ارشاد کے ماتحت مٹی کے برتن میں محفوظ کیا تھا

(یرمیاہ باب ۳۲)

اور یہودی روایات کی کتاب طالمود میں بھی اس طریق کی تصدیق موجود ہے۔

دریافت ہونے والی تفاسیر میں پرانے عہد نامے کی عبارتوں کو اپنے دور کے حالات پر چسپاں کیا گیا ہے۔ اس فرقہ کی بعض تحریروں سے ان حالات کی کسی حد تک وضاحت ہوتی ہے۔ بالعموم اصل ناموں کی بجائے صفاتی نام استعمال کئے گئے ہیں خود کو 'روشنی کا فرزند' کہا گیا ہے اور دشمنوں کو

تاریکی کے بیٹے' کا نام دیا گیا ہے یہ گروہ یروشلم کے مذہبی راہنماؤں سے برگشتہ اور متنفر تھا۔ ان ہم مذہب مخالفین اور بیرونی حملہ آوروں نے متعدد بار انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ کبھی فوج کشی کر کے قتل و غارت کی گئی اور بعض مرتبہ مختلف لوگوں کو انفرادی طور پر پھانسی کی سزا دی گئی۔

یہ فرقہ نہایت درجہ نظم و ضبط اور حفظ مراتب کا قائل تھا۔ مکمل رکنیت حاصل کرنے سے قبل ایک لمبے عبوری عرصہ سے گزرنا پڑتا تھا۔ کسی اصول کی خلاف ورزی کرنے پر طویل المدت سزائیں دی جاتی تھیں۔ حتیٰ کہ بدتمیزی کرنے' مجلس میں تھوکنے' دوسرے کی بات کاٹنے اور بیوقوفوں کی طرح ہنسنے پر بھی سزا مقرر تھی۔ ایک عام سزا خوراک کے راشن میں کمی تھی۔ ہر ملکیت مشترکہ ہوتی تھی۔ یہ لوگ بڑے کمروں میں جمع ہو کر اکٹھے کھانا کھاتے اور سب سے پہلے ایک بزرگ کھانے کو برکت دیتا۔ ان کا مقبول مشغلہ مذہبی کتب کا مطالعہ کرنا اور ان سے استدلال کرنا تھا۔

ان کے دستور کا تقاضا تھا کہ بچوں کو شروع سے مذہبی تعلیم دی جائے۔ بیس سال سے قبل شادی کی اجازت نہیں تھی۔ پچیس سال کی عمر کے بعد جنگی خدمات لی جا سکتی تھیں اور ساٹھ سال کی عمر میں عسکری خدمات کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ اس فرقہ نے کسی مصلحت کے ماتحت ایک طویل المعیاد جنگ کا جامع منصوبہ بھی بنایا تھا جس کا حقیقی تاریخ میں کوئی وجود نہیں پایا جاتا۔ بعض قیمتی خزانوں کو چھپا کر ان کا ریکارڈ تانبے کے اوراق پر محفوظ کیا گیا تھا۔ ان کا کیلنڈر عام یہود سے مختلف تھا جس کے ایک سال میں ۳۶۴ دن ہوتے تھے۔

یہ روشنی کے فرزند ان پابندیوں اور تکالیف کو بے مقصد نہیں برداشت کر رہے تھے۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل پائے جانے والے یہ چند ہزار انسان ایک ہادی کے منتظر تھے۔ اسی انتظار میں ان کی کچھ نسلیں گزریں۔ کیا یہ لوگ اس ہستی کو پا سکے یا اس کا وقت پانے کے بعد اس کی شناخت نصیب ہوئی کہ نہیں۔ اس کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ ان تحریروں کا ایک حصہ ضائع ہو چکا ہے یا اب تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اکثر جگہوں پر صفاتی نام استعمال کئے گئے ہیں جس سے ان کا حتمی تعین ناممکن نظر آتا ہے۔

بہرحال ان کی تاریخ کے ایک حصہ میں ایک نمایاں ہستی کا ذکر ضرور ملتا ہے جسے 'نیکی کا استاد' کہا گیا ہے۔ اور اس کا برعکس ایک نمایاں بڑے مذہبی لیڈر کا بھی کئی جگہوں پر ذکر ملتا ہے۔

خدا کی حمد اور اپنی زندگی کے حالات پر مشتمل کئی نظمیں پائی گئی ہیں' جنہیں اس نیکی کے استاد' کی طرف منسوب کیا گیا ہے کئی نظمیں "اے خدا میں تیرا شکر کرتا ہوں" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں۔ ان تحریروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس ہستی کو یروشلم کے مذہبی راہنماؤں کے ایماء پر بے انتہا تکالیف دی گئی تھیں۔ ان نظموں میں ان مصائب کا واضح ذکر موجود ہے جن کی ایک مثال یہ ہے۔

"اے خدا میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں... تو نے مجھے انسانوں سے بچایا چونکہ تیرا رحم میرے ساتھ ہے۔ طاقتور لوگ میرے خلاف خیمہ زن ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ہتھیاروں سمیت مجھے گھیر لیا ہے"

ان آزمائشوں کے بعد نجات پانے کا بھی بیان ہوا ہے جیسا کہ ایک نظم میں لکھا ہے۔

"اگرچہ میرا دل پانی کی طرح پگھل رہا تھا۔ تیرے عہد نے میری روح کو مضبوط کیا۔ ان کے پاؤں اسی جال میں پھنس گئے جو میرے لئے بچھایا گیا تھا"۔

ان مظالم کے بعد اس ہستی نے ایک سفر بھی کیا جس کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"اے خدا میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں... تو نے میری روح کو گڑھے سے نکالا.... تو مجھے دنیا کی بلند جگہ پر لے آیا ہے۔ اور میں ایک نہ ختم ہونے والے میدان پر چلا جو سخت تھا۔ اور میں جانتا تھا کہ ایک قرار گاہ ہے اس کے لئے جسے تو نے ہمیشہ رہنے والے اجتماع کے لئے بنایا"

پھر دوستوں سے جدائی بھی پیش آئی کیونکہ ایک نظم میں لکھا ہے

"اس نے مجھے اپنے وطن سے اس طرح نکالا ہے جیسے ایک پرندے کو گھونسلے سے نکالا جاتا ہے۔ میرے سارے دوست اور شناسا مجھ سے علیحدہ کر دیئے گئے.... وہ گمان کرتے ہیں کہ میں ایک گمشدہ جہاز کی طرح ہوں...... وہ چاہتے ہیں کہ میں تیری اس تعلیم کو جو تو نے میرے دل میں لکھی ہے ان کی خوشامدوں کے عوض بیچ دوں"

غیروں کے ظلم کے علاوہ اس شخصیت کو اپنوں کی بدعہدی کا بھی گلہ تھا۔ جس کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے۔

"وہ سب جو میرے گرد جمع ہوئے بڑبڑاتے اور شکایت کرتے ہیں۔ جنہوں نے میری روٹی کھائی انہوں نے مجھے ہی ٹھوکر مارنے کی کوشش کی۔ میرے گروہ میں شامل ہونے والوں نے میری توہین کی۔"

خدا کے حضور یوں مناجات پیش کی گئی ہیں۔

"مگر میں خاک اور راکھ ہوں میں کیا منصوبہ بنا سکتا ہوں سوائے اس کے کہ تو پسند کرے.... اور میں کس طرح بول سکتا ہوں سوائے اس کے کہ تو میرا منہ کھولے"۔

(حوالہ

THE CRUMBLING WALL

Whoever is there behind the wall
And cares to know the stirring soul
That sings the songs of life and death
And sobs and sighs
And like a wingless bird
It flies
And falls
And flutters
With an aching heart
That utters
The words of deathless pain
With a strain
Of vanishing smiles
Let him hear and know
That the words will go
And pierce the space
With a knightly grace
And the wall -
However thick and tall
Will crumble
To make the mighty, humble.

گرتی ہوئی دیوار

جو کوئی بھی دیوار کے پیچھے ہے
اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ کلبلاتی ہوئی روح کیا ہے
جو زندگی اور موت کے نغمات گاتی ہے
اور ہچکیاں لیتی ہے اور آہیں بھرتی ہے
اور ایک بے پر کے پرندے کی طرح اڑتی ہے
اور گر پڑتی ہے
اور پھر پھڑانے لگتی ہے
اس کا درد سے بھرا ہوا دل اس سے کچھ الفاظ کہلواتا ہے
یہ الفاظ ایسی تکلیف کا اظہار کرتے ہیں جس پر موت وارد نہیں ہوتی
وہ ایک بوجھ کے نیچے ہے
اس لئے کہ اس کی مسکراہٹیں غائب ہو جاتی ہیں
اس شخص کو جو دیوار کے پیچھے ہے
سننے دو اور یہ بات جان لینے دو
کہ الفاظ آگے سے آگے جائیں گے
اور خلاء کو چیرتے ہوئے نکل جائیں گے
اور اس وقت ان پر ایک بہادرانہ عظمت ظاہر ہو رہی ہوگی
اور دیوار چاہے کتنی ہی موٹی اور اونچی کیوں نہ ہو
ٹوٹ پھوٹ کر گر جائے گی
تاکہ وہ جو اپنے آپ کو بڑا مضبوط سمجھتا ہے اس کی کمزوری کا اظہار ہو۔

The messase of the scrous
صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱)

یہ شخصیت کون ہو سکتی ہے؟ بہت سے محققین نے اس کا جائزہ لیا۔ کچھ نے اس کا جواب دیا اور بیشتر نے اس کا واضح حل پیش کرنے سے احتراز کیا۔ اور اس کی وجہ یہ پیش کی کہ کسی بھی جواب کی بنیاد ٹھوس حقائق کی بجائے مفروضوں پر زیادہ ہوگی۔ شاید یہ بات کس حد تک درست بھی ہو۔

تاہم کیمبرج یونیورسٹی کے Professor Teicher نے اس حل طلب مسئلہ پر ایک واضح نظریہ اختیار کیا۔ ان کے مطابق یہ فرقہ عیسائیت کی ابتدائی شکل پر منتج ہوا۔ ان کا تعلق قدیمی Ebionite عیسائیوں سے تھا۔ جس مذہبی لیڈر کی مذمت کی گئی ہے وہ پولوس کی شخصیت ہے جس نے غیر ممالک میں نصرانیت کو رواج دینے کے لئے عیسائیت کی ابتدائی شکل سے قطع تعلق کیا۔ اور جہاں تمثیلی زبان میں 'نیکی کے استاد' کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت عیسیٰ ہیں۔

یہ ایک بڑا دعویٰ تھا۔ اکثر ماہرین نے ان

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

ہے۔

۴۰۔ کیا چاند کا تاریک حصہ زمین کا سایہ ہے؟ نہیں! یہ چاند کا اپنا سایہ کہلا سکتا ہے۔ یہ چاند کا وہ حصہ ہے جو کہ سورج سے اس طرح ہٹا ہوا ہے کہ سورج کی روشنی اس تک پہنچ نہیں سکتی۔ یہ چاند کی رات ہے۔ زمین کا سایہ چاند پر ضرور پڑتا ہے لیکن یہ شاذ طور پر واقع ہوتا ہے اور جب ایسا واقع ہو تو یہ چاند کے گرہن (Eclipse) کا موجب ہوتا ہے۔ جس کا ذکر آئندہ آئے گا (خدا نے چاہا تو)۔

☆○☆

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

کیا آپ جانتے ہیں؟

(قسط نمبر ۲)
(پہلی قسط کیلئے ملاحظہ ہو الفضل مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۹۴ء)

۲۱۔ چاند زمین سے کتنی دور ہے؟ جب چاند زمین سے دور ترین ہو تو زمین سے اس کا فاصلہ ۲۵۲‘۷۱۰ میل ہوتا ہے اور جب یہ زمین سے قریب ترین ہو تو اس کا فاصلہ ۲۲۱‘۴۶۳ میل ہوتا ہے۔ زمین اور چاند کا درمیانی فاصلہ اوسطاً ۲۳۸‘۸۵۷ میل ہے۔ (اور اسے عموماً ایک حصہ تک صحیح شمار کرتے ہیں ۳۰۰۰۰۰ میل)

۲۲۔ چاند کتنا بڑا ہے؟ چاند کا قطر (Diameter) ۲۱۶۰ میل ہے اور یہ زمین کے قطر کے ۱/۴ سے قدرے زیادہ ہے۔ صحیح نسبت ۲۷۳ء۰ ہے+ چاند کی سطح زمین کی سطح (Surface) کا ۱/۱۴ ہے (قریباً) اور چاند کا کا حجم (Volume) زمین کے حجم کا ۱/۴۹ ہے (قریباً) اور چاند کی کمیت (Mass) زمین کی کمیت کا ۱/۸۱ء۵ ہے+

۲۳۔ کیا سائنس کی زبان میں یہ کہنا درست ہے کہ چاند زمین کے گرد اگرد گردش کرتا ہے؟ حقیقت میں چاند اور زمین دونوں زمین اور چاند کے باہمی سسٹم کے مرکز ثقل کے گرد گردش کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ زمین کی کمیت چاند کی کمیت سے کہیں زیادہ ہے (Mass) اس لئے یہ جو مرکز ثقل ہے یہ زمین کے اندرونہ میں واقع ہے (قریباً ۱۰۶۰ میل سطح سے)۔ اس نقطہ کے گرد زمین کی گردش چاند کی گردش کے مقابلہ میں اس قدر معمولی ہے کہ یہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے کہ چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔

۲۴۔ کیا چاند پر بھی دن اور رات کا تصور موجود ہے؟ جی ہاں! چاند اپنے محور کے گرد گھومتا ہے اور اس کا ایک چکر ۲۹ء۵۳ زمینی دن میں پورا ہوتا ہے۔ سو یہ چاند کے دن کی لمبائی ہے گویا اس کا روشنی کا دن زمین کے قریباً ۱۵ دن کے برابر ہے اور اس کی تاریکی کی رات ۱۵ زمینی دن کی ہے۔ اور چاند کی سطح پر کسی مقام پر یہ باری باری آتے ہیں۔

۲۵۔ چاند کی زمین کے گرد گردش کا مدار بیضوی ہے اور اس کی رفتار اوسطاً ۲۲۸۷ میل فی گھنٹہ ہے۔ جب یہ زمین کے قریب ترین ہوتا ہے تو اس کی رفتار تیز ترین ہوتی ہے اور جب دور ترین ہو تو کم۔ زمین سے دیکھیں تو چاند آسمان پر ایک گھنٹہ میں اتنا فاصلہ طے کر لیتا ہے کہ پہلی اور دوسری پوزیشن کا درمیانی زاویہ ۳۳ منٹ یعنی ۶۰/۳۳ ڈگری بنتا ہے اور یہ چاند کے اپنے قطر (Diamerer) سے قدرے زیادہ ہے۔

۲۶۔ ستاروں کے درمیان کسی جگہ سے روانہ ہو کر واپس اسی جگہ آنے کے لئے چاند ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ اور ۱۱ء۴۷ سیکنڈ لیتا ہے (یا ۲۷ء۳۲۱۶۶۴ دن) سو چاند زمین کے گرد ایک چکر اتنے وقت میں لگاتا ہے۔ یہ اوسط وقت ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم وقت کا فرق ۷ گھنٹے تک ہے یہ عرصہ وقت چونکہ ستاروں سے نسبتی ہے اس لئے اسے ثوابتی مہینہ (Siderial Month) کہتے ہیں۔

ایسا زیادہ جانا پہچانا اور مفید عرصہ جس میں چاند زمین کے گرد ایک چکر پورا کر لے ایک نئے چاند سے دوسرے نئے چاند تک کا عرصہ ہے۔ اسے ("Synodical" Month) کہتے ہیں یہ لفظ یونانی دو الفاظ سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں۔ "ایک ہی راستہ" اور اس سے مراد ہے فلک کے ایک ہی مقام پر دو اجسام کی ظاہری پوزیشن۔ اسے عرف عام میں قمری مہینہ کہتے ہیں اور یہ قمری مہینہ (Lunar Month) ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲ء۷۸ سیکنڈ کا ہے (یا ۲۹ء۵۳۰۵۹ دن)۔ یہ اوسط وقت ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم وقت میں ۱۳ گھنٹے تک کا فرق ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ اگر چاند اپنے محور کے گرد گھومتا ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ہمیشہ ہم اس کی صرف ایک ہی سائڈ دیکھتے ہیں؟ بات دراصل یہ ہے کہ چاند اپنے محور کے گرد جتنے عرصہ میں ایک چکر پورا کرتا ہے بالکل اتنے ہی عرصہ میں وہ زمین کے گرد اگرد ایک چکر پورا کرتا ہے (۲۹ء۵۳)۔ سو ان دونوں حرکتوں کا مجموعی اثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ چاند زمین کی طرف ہمیشہ ایک ہی سائڈ رکھتا ہے۔

۲۸۔ سب سے پہلے جس سائنس دان نے دوربین سے چاند کا مشاہدہ کیا اس کا نام گلیلیو (Galileo) ہے اور یہ ۱۶۰۹ء کی بات ہے۔

۲۹۔ حقیقت میں چاند زمین کے گرد مغرب سے مشرق کی سمت گردش کرتا ہے۔ اسی سمت میں جس میں کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی اور سورج کے گرد گردش کرتی ہے+ یہ زمین کی گردش ہے جو اس بات کا موجب ہے کہ رات کو چاند ظاہر میں مشرق سے مغرب کو حرکت کرتا نظر آتا ہے جو کہ بالکل اس کے الٹ ہے جس سمت میں کہ وہ حقیقت میں حرکت کر رہا ہے+ جو دور ستارے ہیں اگر ان کے مد نظر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ چاند روزانہ اپنی پوزیشن ۱۳ء۲ ڈگری بدلتا ہے۔ اس قدر مشرق کو حرکت کر کے۔

۳۰۔ روزانہ چاند کچھ تاخیر سے کیوں نکلتا ہے؟ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے چاند زمین کے گرد مغرب سے مشرق کی طرف گردش کرتا ہے یعنی اسی سمت میں جس میں زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہے چاند کی روزانہ حرکت قریباً ۱۳ ڈگری ہے پس ہر روز جبکہ زمین ایک چکر لگا لیتی ہے چاند بھی مشرق کی طرف حرکت کرتا ہے پس یہ ہر رات زمین کی Spin سے اور آگے چلا جاتا ہے بناء بریں زمین کے لئے ایک مکمل چکر سے مزید کچھ گھومنا ضروری ہے کہ وہ چاند کو پکڑ سکے+ پچھلے دن سے اگلے دن روز چاند قریباً ۵۰ء۵ منٹ تاخیر سے نکلتا ہے۔ اسے چاند کی Retardation کہتے ہیں یہ اوسط وقت تاخیر ہے ورنہ چاند کی یہ تاخیر ۸۰ منٹ تک بھی ہو سکتی ہے اور کم ہو کر ۱۳ منٹ بھی ہو جاتی ہے۔

۳۱۔ چاند کا زمین پر سب سے زیادہ اثر مدوجزر (Tides) کی صورت میں عمل پذیر ہوتا ہے اس کا باعث چاند کی کشش ثقل ہے جو سمندری پانی کو اچھالتی ہے۔ چاند کی کشش ثقل کا ایک اور اثر یہ ہوتا ہے کہ کرہ ہوائی کے دباؤ (Atmospheric Pressure) میں معمولی تبدیلی آ جاتی ہے۔ اس طرح زمین کی نسبت سے چاند کی پوزیشن کی تبدیلی سے کرہ ارض کی مقناطیسی قوت (Terrestrial Magnetism) میں ہلکی سی تبدیلی بھی معلوم کی گئی ہے+

۳۲۔ مدوجزر (Tides) کا باعث چاند اور سورج دونوں کی کشش ثقل ہے+ مدوجزر کی رگڑ (Friction) گردش زمین کے لئے بریک (Brake) کا کام کرتی ہے چنانچہ یہ ایک لاکھ سال میں قریباً ایک سیکنڈ کی کمی کرتی ہے۔

۳۳۔ جب سورج اور چاند آپس میں بھی قریباً ایک ہی لائن میں ہوتے ہیں اور زمین کے ساتھ بھی (جیسا کہ چاند کی ۲۷‘۲۸ یا ۲۹ تاریخ اور ۱۳‘۱۴ یا ۱۵ تاریخ) تو ان دونوں چاند کی کشش ثقل کے ساتھ سورج کی کشش ثقل جمع ہو جاتی ہے اور اس دوہری کشش کے باعث زیادہ بڑی مدوجزر پیدا ہوتی ہیں۔ چاند کی ۶‘۷ یا ۸ تاریخ اور ۱۹‘۲۰ یا ۲۱ تاریخ کو چاند اور سورج کی کشش ثقل ایک دوسرے پر ۹۰ ڈگری پر واقع ہوتی ہیں للذا ان دنوں معتدل مدوجزر پیدا ہوتی ہیں+ بڑی مدوجزر اونچی مدوجزر اور نیچی دونوں (Higher High and Lower low Tides) کو مدوجزر اعظم (Spring Tides) کہتے ہیں اور معتدل مدوجزر کو مدوجزر اصغر (Neap Tides) کہتے ہیں۔

۳۴۔ کیا مدوجزر چاند کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں؟ جی ہاں! یکے بعد دیگرے آنے والی مدوجزر ہر روز گذشتہ روز کے وقت سے اوسطاً قریباً ۵۰ منٹ تاخیر سے واقع ہوتی ہیں۔ اور یہ چاند کے روزانہ اوسط وقت تاخیر (Retardation) سے مطابقت رکھتا ہے یعنی اتنے ہی وقت کی تاخیر سے (بمقابلہ گذشتہ روز) چاند طلوع ہوتا ہے۔ گویا مدوجزر چاند سے وقت ملاتی ہیں۔

۳۵۔ کیا سمندری پانی کی طرح زمین کے ٹھوس حصہ پر بھی مدوجزر واقع ہوتی ہیں؟ جی ہاں! لیکن پانی کی نسبت ٹھوس حصہ کی مدوجزر بہت معمولی ہوتی ہیں اور اس کی پیمائش نہایت نازک آلہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور معلوم کیا گیا ہے کہ چاند اور سورج دونوں کی کشش ثقل سے ٹھوس زمین کی شکل قریباً ساڑھے چار انچ بگڑتی ہے۔

۳۶۔ آسمان پر چاند دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ روشن جسم ہے۔ پورے چاند (Full Moon) کی (Magnitude) جسامت ۱۲ء۵۵ اور سورج کی ۲۶ء۷۲ ہے پس سورج پورے چاند سے چار لاکھ گنا زیادہ روشن ہے۔

۳۷۔ چاند کی سطح پر سورج کی جس قدر روشنی پڑتی ہے چاند اس کا صرف ۷ فیصد ہی منعکس (Reflect) کرتا ہے۔ اسے Albedo کہتے ہیں۔

نظام شمسی میں کمزور ترین انعکاس کرنے والا عطارد (Mercury) ہے اور چاند اس سے اگلا بہتر ہے+ زمین کا Albedo ۳۹ فیصد ہے۔ چاند سے مشاہدہ کرنے والا شخص زمین کو چاند کی طرح ہی دیکھے گا جو کہ چاند سے قریباً ۴ گنا سے قدرے چھوٹی نظر آئے گی۔

۳۸۔ اگر سارا آسمان پورے چاندوں (Full Moons) کے ساتھ بھر دیا جائے تب بھی یہ سب چاند مل کر اتنی ہی روشنی دے سکیں گے جو کہ سورج کی روشنی کا ۱/۵ ہوگی۔

۳۹۔ نصف چاند پورے چاند سے نصف روشن نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جن دنوں چاند نصف نظر آتا ہے ان دنوں وہ سورج کی روشنی پورے چاند والے دن کی نسبت چھوٹے زاویہ پر وصول کرتا ہے پس نصف چاند (Half Moons) سائے دکھاتے ہیں جو کہ چاند کی نظر آنے والی سطح کو خاصہ کم کر دیتے ہیں جبکہ پورے چاند (Full Moons) پر کوئی سائے نہیں ہوتے۔ پس حقیقتہً نصف چاند (ہلال) کی روشنی پورے چاند کی روشنی کا قریباً ۱/۹ ہوتی

باقی صفحہ ۴ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بینظیر بھٹو کے دورۂ غزہ کی منسوخی

پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جب برستی گولیوں اور بموں میں سے راستہ بناتی ہوئی بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو پہنچیں تو ان کی بہادری کے علاوہ یہ بھی تاثر گہرا ہوا کہ وہ پاکستانی عوام کی نفسیات کو جانتی ہیں اور یہ بھی جانتی ہیں کہ کن باتوں سے پاکستان کے عوام میں مقبولیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

اب حال ہی میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا کہ وہ فلسطین کے خود مختار علاقے کا دورہ کریں گی۔ اس وقت تک کسی غیر ملکی سربراہ نے خود مختار فلسطین کا دورہ نہیں کیا۔ وزیراعظم بے نظیر وہ پہلی سربراہ بننا چاہتی تھیں جو فلسطین کا دورہ کرے۔

بے نظیر بھٹو کے دورے کے اعلان کے ساتھ ہی اس کی تردید بھی شائع ہوئی۔ اگلے روز پھر خبر آئی کہ دورہ ملتوی نہیں ہوا۔ اس کے دو دن بعد حتمی خبر مل گئی کہ دورہ نہیں ہو گا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ مختلف سفارتی ذرائع سے یہ بھی کہا جارہا ہے کہ یہ التوا حتمی نہیں ہے۔ دورہ کسی اور تاریخ کو بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس قصے کی تفاصیل عجیب ہیں۔ اگرچہ فلسطینی خود مختار ہیں۔ لیکن وہ کوئی آزاد ملک نہیں ہیں۔ مسٹر یاسر عرفات یہ تاثر دینے میں کوشاں رہتے ہیں کہ وہ گویا ایک آزاد ملک کے سربراہ ہیں۔ جبکہ فلسطینیوں کو یہ خود مختاری اسرائیل کی ماتحتی میں حاصل ہے۔ چنانچہ وزیراعظم بے نظیر کے دورے کی "منظوری" بھی اسرائیلی حکومت نے دینی ہے۔ چاہے یہ دورہ آج ہو۔ چاہے کل ہو۔

پاکستانی سفارت کار اسرائیل سے کسی قسم کا رابطہ نہیں کرنا چاہتے۔ چنانچہ تیونس میں پاکستانی سفیر انتظامات کے لئے فلسطین جانے لگے تو اسرائیل نے کہا پہلے ہم سے اجازت لو۔ چونکہ اجازت نہیں لی گئی اس لئے اس دورہ کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

بظاہر یہ ایک سیدھا سا معاملہ تھا کہ اگر کسی نے فلسطین آنا ہے تو وہ فلسطینی انتظامیہ سے اجازت لے اور فلسطینی انتظامیہ آگے اسرائیل سے اجازت لے۔ یوں بالواسطہ اسرائیلی اجازت سے کوئی دورہ ممکن ہو سکتا ہے۔ پاکستان چاہتا تھا کہ یہ معاملہ بالا ہی بالا طے ہو جائے۔ خود مسٹر یاسر عرفات بھی اپنی "خود مختاری" کو مستحکم کرنے کے لئے ایسا ہی چاہتے تھے۔

اگرچہ مغربی سفارت کاروں کا بھی یہی رویہ ہے کہ معاملہ سیدھا سا تھا اسرائیل نے الجھا دیا۔ حالانکہ ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو معاملہ اتنا سادہ بھی نہیں ہے۔ اصل بات صرف اتنی نہیں ہے کہ پاکستان نے ابھی تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا بلکہ بات یہ بھی ہے کہ پاکستان نے اسرائیل دشمن پالیسی بھی ترک نہیں کی۔ جن سے اسرائیل جنگیں کرتا رہا۔ یعنی فلسطینی' اردن' مصر اور شام۔ ان سب سے یا صلح ہو چکی ہے یا بات چیت جاری ہے اور عنقریب ہو جائے گی۔ مگر جو ممالک براہ راست اسرائیل سے سرحدیں نہیں رکھتے وہ دوستی پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ ان میں سعودی عرب' ایران' پاکستان' اور لیبیا سمیت کئی دیگر اسلامی ممالک شامل ہیں۔ نہ صرف یہ ممالک اسرائیل کو تسلیم نہیں کر رہے بلکہ اس کا اقتصادی بائیکاٹ بھی ختم نہیں کر رہے۔

چنانچہ اب جب وزیراعظم بے نظیر کا دورہ منسوخ ہونے کی خبر ملی تو ساتھ ہی ایک اسرائیلی سفارت کار کا یہ بیان بھی عالمی اداروں نے نشر کیا کہ پاکستان طریقہ کار کے ان بہت سے مسائل سے بچ سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس بائیکاٹ میں شامل نہ ہو جو اسرائیل کے خلاف عربوں کی قیادت میں جاری ہے۔

دوسری طرف اب بھی اس دورے کے طے پانے کا امکان موجود ہے کیونکہ اسرائیل اس بات کو بڑھانا بھی نہیں چاہتا اور وہ کہتا ہے کہ جو طریق کار بتایا گیا ہے اس میں پاکستان کو اسرائیل کو نہ تو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ بائیکاٹ ختم کرنے کی۔ بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ پاکستان فلسطینی اتھارٹیز کے توسط سے اسرائیل کی اجازت حاصل کرلے۔ اسی طرح سے بے نظیر کی یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے کہ وہ خود مختار فلسطینی علاقے کا دورہ کرنے والی پہلی سربراہ مملکت ثابت ہوں۔

اس معاملے میں اسرائیلی وزیراعظم نے پاکستانی وزیراعظم کے بارے میں ذاتی ریمارکس دیئے ہیں وہ بہت ہی افسوناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "بے نظیر کو آداب سیکھنے چاہئیں"۔ سفارتی انداز میں یہ ایک سیدھی سادھی گالی ہے جو دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ بات سفارتی آداب کی نہیں ہے بلکہ پاکستان اور اسرائیل کے تعلقات کی ہے۔ تاہم مبصرین اس کا یہ بھی نتیجہ اخذ کر رہے ہیں کہ اسرائیلی وزیراعظم کے ان الفاظ کا مقصد پاکستانی وزیراعظم کو مجبور کرنا ہے کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی طرف پیش رفت کریں۔ اور اسرائیل دشمنی کا رویہ ترک کریں۔ شاید یہی وہ آداب" ہیں جن کی پاکستان کو نہیں بلکہ اسرائیل کو" ضرورت" ہے۔

حماس کے اراکین کو اسرائیل کے سپرد کرنے کا مطالبہ

اسرائیل کے ایک افسر نے فلسطینی انتظامیہ سے باقاعدہ طور پر یہ مطالبہ کیا ہے کہ حماس سے تعلق رکھنے والے دو فلسطینیوں کو اس کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ غیر معمولی مطالبہ رملہ کہ ان واقعات کے بعد کیا گیا ہے جس میں بعض اسرائیلی ہلاک ہو گئے تھے۔ فلسطینیوں کی انتہاپسند تنظیم حماس کے مسلح گروپ کو اس حملے کا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے۔ فلسطینی حکام نے اس حملے کی مذمت کی ہے۔ تاہم یہ بھی کہا ہے انہیں اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں کہ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے بھی فلسطینی انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ ان قاتلوں کو گرفتار کرے۔ ان کا کسی حد تک ہمیں پتہ ہے۔ یہ لوگ فلسطینی علاقے میں ہیں۔

نسیم سیفی

پرچوں کا اٹھایا جانا

ہمارے قارئین ایک عرصہ سے یہ شکایت کرتے چلے آرہے ہیں کہ الفضل کے ہرماہ کے ۲۵-۲۶ شماروں میں سے ہمیں ۵-۷ یا زیادہ سے زیادہ دس پندرہ پرچے ملتے ہیں اور باقی سے وہ محروم رہ جاتے ہیں یہ پرچے کہاں جاتے ہیں۔ کیا راستہ میں گم ہو جاتے ہیں۔ کھو دئے جاتے ہیں۔ جلا دیئے جاتے ہیں یا پھاڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہم اس بات کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہمارے قارئین کی یہ شکایت بالکل درست ہے کہ انہیں الفضل کے تمام پرچے نہیں ملتے۔ حالانکہ الفضل نہایت باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے اتنی ہی باقاعدگی سے پوسٹ کیا جاتا ہے۔ اب ایک مؤقر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے بعض بنڈل بھی ضائع کئے جارہے ہیں گویا کہ ہمارے قارئین کو اس پرچہ کے مطالعہ سے محروم رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے اس سے پہلے ایک لمبے عرصے تک ہم لاہور کے مؤقر ہفتہ وار "لاہور" کے متعلق بار بار یہ اعلانات پڑھتے رہے ہیں کہ "لاہور" کے بنڈل اٹھائے جاتے ہیں اور اس کے خریدار اس کے مطالعہ سے محروم رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک قاری نے شکایت کی تو اس کو ٹکا سا جواب ملا۔ ہو سکتا ہے کہ کئی اور قارئین نے بھی شکایت کی ہو لیکن اس شکایت کا کبھی ازالہ نہیں ہوا۔ اور ہفت روزہ "لاہور" کے بنڈل اٹھائے جاتے ہیں۔ اب ہم نے اسلام آباد اور کوپن ہیگن سے چھپنے والے زاہد ملک کے پرچے حرمت میں یہ نوٹ دیکھا ہے کہ کراچی کے روزنامہ امن کے بنڈل بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ حرمت کا کہنا ہے کہ صحافیوں پر حملے تو ہو ہی رہے ہیں اور احتجاج کے باوجود نہ حملے رکتے ہیں نہ ان کی گرفتاری ہوتی ہے۔ لیکن یہ نیا سلسلہ کہ بنڈل کے بنڈل ہی اٹھالئے جائیں بہت زیادہ اذیت ناک ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ پرچہ چھپے۔ پوسٹ کیا جائے اور قارئین پھر بھی اس سے محروم رہیں تو بات تکلیف دہ ہی ہو گی۔ اس کا ازالہ ممکن بنایا جانا چاہئے۔ آخر یہ تمام پرچے ڈاک خانہ کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ ایک ڈاکخانہ وصول کرتا ہے اور پھر متعدد ڈاک خانے اس کی تقسیم میں حصہ لیتے ہیں کون سی جگہ ایسی ہے جہاں سے پرچوں کے بنڈل غائب کر دیئے جاتے ہیں۔ بات نہایت افسوس ناک ہے اور ہم بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔ یہ ہم بتائے دیں کہ بنڈل اٹھانے سے آواز دبائی نہیں جاسکتی۔ جوں جوں یہ بنڈل اٹھائے جاتے ہیں آواز میں تیزی آتی ہے۔ اور یہ اور بھی موثر ہو کر دنیا تک پہنچتی ہے۔ پس زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر اخبار اس کے قاری تک پہنچنے دیا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں ایک اصولی بات ہم ضرور کہنا چاہیں گے اور وہ یہ کہ پرچے کا اٹھایا جانا مذموم حرکت ہے کسی ایک پرچے کا نہیں بلکہ ہر پرچے کا۔ اگر تمام کے تمام اخبارات اس بات کو سمجھ لیں تو چاہے الفضل اٹھایا جائے یا امن اٹھایا جائے یا "لاہور" اٹھایا جائے انہیں اس پر موثر احتجاج کرنا چاہئے یہ نہیں کہ اپنے پرچہ پر تو احتجاج کیا جائے اور دوسروں کے پرچے اٹھائے جائیں تو اس پر آواز ہی نہ نکالی جائے۔ خاموشی سادھ لی جائے کہ چلو اٹھایا جاتا ہے تو ہمیں کیا۔ یہ بے اصولا پن ہے ہمیں اصول کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ ہم "لاہور" کے اٹھانے جانے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور امن کے بنڈل اٹھائے جانے کی بھی مذمت کرتے ہیں بلکہ اسی طرح جس طرح ہم الفضل کے پرچے اٹھائے جانے یا غائب کر دینے کی مذمت کرتے ہیں۔

امتہ الرحمٰن طاہرہ

زارِ روس

امتہ الرحمان طاہرہ اپنی کتاب زار روس میں مزید کہتی ہیں:-

زار ایک طویل عرصہ تک اس قسم کے مظالم دیکھتا سہتا اور تڑپتا رہا۔ ایسی ایسی سختیاں برداشت کرتا رہا کہ جیسی کبھی بھی کسی شخص پر نازل نہ ہوئی تھیں جولائی ۱۹۱۸ء کے شروع میں ایک نیا کمانڈر یوروو سکی مقرر ہو کر آیا اور اس وقت یہ خطرہ بھی محسوس کیا گیا کہ وائٹ فور سز زار کو آزاد کرانے میں شائد کامیاب ہو جائیں۔ چنانچہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۸ء کو یورال کی علاقائی سوویٹ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ زار۔ اس کے خاندان۔ معالج اور تینوں ملازموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اور اس کے خلاف کسی عدالتی چارہ جوئی کا انتظار نہ کیا جائے۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ گارد کا کمانڈر بعض قابل اعتبار کیونسٹ کارندوں کی معیت میں ان کو گولی مارنے اور نعشوں کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کریں۔ ان کی نعشوں کو ضائع کرنے کا فیصلہ بھی اس لئے کیا گیا کہ سوویٹ کے مخالف لیڈران کی موت کے بعد ان کے اعضائے جسمانی دکھاد کھا کر عوام کو حکومت کے خلاف نہ ابھار سکیں۔ گو سوویٹ کونسل کا مقصد تو کچھ اور تھا۔ مگر خدا تعالیٰ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ زار کی حالت زار اس انتہا تک پہنچے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی نعش کو اس حد تک مسخ کیا جاوے کہ اس کی ہڈیوں تک کا نشان نہ ملے۔

اب زار کی حالت اپنی پوری انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اور شائد دنیا کی کوئی مصیبت باقی نہ رہی تھی جو اس نے نہ سہی ہو۔ اور دنیا کا ہر فرد بشر جان گیا کہ اس جاہ و جلال والے بادشاہ کی حالت اس قدر خستہ ہے کہ جیسی چشم فلک نے نہ کبھی دیکھی۔ نہ سنی تھی۔ وہ اپنی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا تھا مگر موت بھی اس سے کوسوں دور بھاگتی تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی بات روز روشن کی طرح پوری کرنی مقصود تھی۔

آخر اس فیصلہ کے نتیجہ میں ۱۶۔ جولائی ۱۹۱۸ء کو نصف شب کے وقت یوروو سکی نے زار اور اس کے خاندان کے دیگر افراد کو بیدار کیا اور جلد کپڑے پہن کر تہ خانے میں چلے جانے کی ہدایت کی۔ اور یہ ظاہر کیا کہ شہر میں گولی چلنے کا خطرہ ہے اور یہ کہ جس فرش پر وہ سوئے ہوئے ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہے۔

کمانڈر کے یہ الفاظ سن کر سب پر خوف و لرزہ طاری ہو گیا اور وہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر تیار ہو کر نیچے تہ خانہ میں پہنچ گئے۔ ولیم ہنری چیمبرلین اپنی کتاب (دی رشین ریوولیوشن" کے ص ۹۱ پر اس تہ خانے میں ان کے کھڑے ہونے کی حالت کا نقشہ یوں کھینچتا ہے کہ

"زار کمرے کے درمیان کھڑا ہو گیا زار وچ اس کے ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا زارینہ اور اس کی لڑکیاں ان کے پیچھے دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔ تینوں ملازم کمرے کے کونے میں کھڑے ہو گئے۔

اس کے بعد یوروو سکی اور مقامی پولیس کے افسران اس کمرہ میں جسے موت کا کنواں کہنا بے جا نہ ہو گا داخل ہوئے۔ یوروو سکی اپنے ہاتھ میں کاغذ لئے ہوئے تھا۔ جسے اس نے زور سے پڑھنا شروع کیا کہ مخالف انقلابی فوجوں کے نزدیک آنے کی وجہ سے اسے حکم دے گیا ہے کہ وہ تمام قیدیوں کو موت کے گھاٹ اتار دے نکولس ان الفاظ کو جو کہے گئے تھے سمجھ نہ سکا لہٰذا اس نے اس کی وضاحت کروانی چاہی۔ مگر یوروو سکی کا جواب ایک گولی تھی جو کہ اس کے ریوالور کو خالی کرتے ہوئے زار کے جسم میں پیوست ہو گئی۔ اور نکولس کی موت بقیہ افراد کے قتل عام کا ایک اشارہ تھی۔ چنانچہ بقیہ پولیس کے افسران نے بھی اپنے اپنے ریوالور خالی کر دیئے سب سے پہلے زار پھر اس کا لڑکا نیچے گرے کمرہ چیخ وپکار اور کراہنے کی آواز سے بھر گیا۔ خون فرش پر نالیوں کی شکل میں بہنے لگا۔ اس کے بعد جس نے بھی زندگی کے آثار کا اظہار کیا اور آواز نکالی اسے سنگینوں کے ساتھ خاموش کر دیا گیا"

دی بک اباؤٹ دی رشین ریوولیوشن از جارج فشر۔

بالآخر ان کی نعشوں کو ۱۷ جولائی ۱۹۱۸ء کو ایکٹرن برگ سے بارہ تیرہ میل دور ایک گاؤں کاٹیا کی میں لوہے کی متروکہ کانوں کے پاس بنزین اور گندھک کے تیزاب کے ساتھ جس قدر بھی ممکن تھا مسخ کر دیا گیا۔ ان کی نعشوں کو جلانے کے بعد اس کان سے دور فاصلے پر ایک دلدل میں پھینک دیا گیا اور بعد میں ان کی نعشوں کی تلاش کے سلسلے میں کوشش بھی کی گئی لیکن بے سود ثابت ہوئی۔

۱۸۔ جولائی ۱۹۱۸ء کو پیٹرو گراڈ میں بالشویک کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے صدر نے لینن کے زیر صدارت ہونے والی ایک میٹنگ میں اعلان کیا کہ نکولس کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا اور یہ فیصلہ مقامی سوویٹ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ نکولس کو آزاد کرانے کی سازش کی جا رہی تھی۔ اور مخالف انقلابی کونسل کی فوجیں نزدیک آرہی تھیں۔ اس لئے اس کو گولی کا نشانہ بنانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا اس اعلان کی روسی سوویٹ ایگزیکٹو کمیٹی نے توثیق کر دی اور سننے والوں میں سے کسی نے بھی کسی قسم کا استفسار نہ کیا تب لینن نے کہا کہ تمام کام حسب معمول جاری رہیں۔

یہ حشر اس شخص کا ہے جس کی نظر التفات بڑے بڑے بادشاہوں کے لئے باعث فخر و انبساط ہوا کرتی تھی اور جو اپنے آپ کو زار یعنی کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا کہتا تھا۔ جو اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال اور عزت و عظمت کا ثانی کسی کو نہ سمجھتا تھا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا

○ مکرم منیر احمد صاحب ڈپٹی یعقوب کالونی سنگھ پورہ لاہور بوجہ بخار بیمار ہیں اور ان کا بیٹا عزیز راشد احمد صاحب انگلیوں کے مشین میں آ کر کٹ جانے سے بیمار ہے۔ اللہ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب آف مردان مورخہ ۹۴-۸-۲۶ کو ۵۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ تقریباً بیس روز قبل آپ کی خوراک کی نالی کا آپریشن ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ کو ۵ مرتبہ مردان میں اسیر راہ مولا رہنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ لمبا عرصہ قائد ضلع مردان رہے۔ اس طرح مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ اس وقت سیکرٹری امور عامہ کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ عنبرین قدوس بنت مکرم عبدالقدوس صاحب صراف سیالکوٹ نے میٹرک کے امتحان میں پورے گوجرانوالہ بورڈ میں آرٹس گروپ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

قائدین و ناظمین تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ قائدین اضلاع و مجالس مورخہ ۲ تا ۹ ستمبر ۹۴ء ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ اس ہفتہ میں۔

۱۔ وہ مجالس جن کے وعدہ جات ابھی تک مرکز نہیں پہنچے وہ اس ہفتہ میں وعدہ جات کی فہرستیں دفتر خدام الاحمدیہ بھجوائیں۔

۲۔ ہر مجلس میں تحریک جدید کی اہمیت پر تقاریر کروائیں۔

۳۔ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائیں۔

۴۔ اس ہفتہ میں سیکرٹری صاحب جماعت کے ساتھ تعاون کر کے وصولی کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

۵۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ)

بقیہ صفحہ ۴

کے نظریہ سے اتفاق نہیں کیا اور اس کے بہت سے دلائل پیش کئے۔ مثلاً ان صحائف میں مذکور بہت سے واقعات حضرت عیسیٰ کے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کے علاوہ اس دور میں بہت سے فرقوں کو مذہب کے نام پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور یہ ان میں سے کوئی بھی فرقہ ہو سکتا ہے۔

یہودی ماہر میکائیل پاوین نے Professor Teicher کے اس نظریئے کو اپنی کتاب The Message of the Scrolls میں بڑے محتاط انداز میں درج کیا ہے اور اس سے اپنے اختلاف کا بھی اظہار کیا ہے۔

ایک مصنف لوسیٹا ماوری (Lucetta Mowry) نے اس موضوع پر ایک کتاب بحیرہ مردار کے صحیفے اور ابتدائی چرچ لکھی جس میں اس مسئلہ پر مختلف دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اب تک ہونے والی تحقیق سے صرف ایک مبہم صورت حال سامنے آسکی ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل میں کسی دریافت یا مزید تحقیق کے نتیجہ میں کسی معین جواب پر پہنچنا ممکن ہو سکے۔

☆○☆

خبریں

ربوہ : 3- ستمبر-1994ء
گرمی اور حبس میں کمی نہیں آئی۔
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سمیت ۵- اپوزیشن اراکین کے خلاف نا اہلی کے ریفرنس قومی اسمبلی کے سپیکر کو پیش کر دیئے گئے ہیں- ان میں مسٹر اعجاز الحق، شیخ رشید یاسین وٹو اور نواز کھوکھر شامل ہیں- ان پر الزام ہے کہ انہوں نے نظریہ پاکستان، ملکی سلامتی، امن عامہ، مسلح افواج اور عدلیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اور ان کی تضحیک کی لہذا انہیں آئین کے آرٹیکل (۱) ۶۳ جی کے تحت نااہل قرار دیا جائے۔ ان لیڈروں پر نئے ججوں کے خلاف ریمارکس دے کر آئین کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے- یہ ریفرنس سرکاری بنچوں سے تعلق رکھنے والے رکن قومی اسمبلی علی اکبر ونیس (بہاولنگر) نے پیش کئے ہیں اور سپیکر کو درخواست کی گئی ہے کہ ان ریفرنسوں کو ضابطے کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو کارروائی کے لئے بھجوا دیا جائے۔

○ بھارت نے بھوٹان پر بھی فوج کشی کر دی ہے۔ بھوٹان کے حکام کی اجازت لئے بغیر آسام کے مفرور بوڈو علیحدگی پسند قبائل کے خلاف کارروائی کے بہانے بھارتی فوج بھوٹان میں داخل ہو گئی۔ بھوٹان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت نے ہم سے کوئی درخواست بھی نہیں کی- یہ قبائل بھارتی فوج کے زیر انتظام حفاظتی کیمپوں میں رہنے والے ۱۶۰۰۔ مسلمانوں کو قتل کرنے کے بعد بھوٹان فرار ہو گئے تھے۔ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اس کارروائی سے قبل بھوٹان کی حکومت سے اجازت لی ہے۔

○ سٹی کورٹ کراچی کی عمارت کے دوسرے فلور پر گذشتہ روز یکے بعد دیگرے بم کے تین زبردست دھماکے ہوئے۔ جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایم کیو ایم کے فاروق ستار سمیت کئی رہنما بال بال بچ گئے۔ اس وقت فاروق ستار اور دوسرے رہنما پولیس گارڈ کے ہمراہ عدالت میں جا رہے تھے سب لوگوں نے بھاگ کر جانیں بچائیں۔ دوسرے فلور کی سیڑھیوں کی چھت گر گئی ملبہ ایم کیو ایم کے رہنماؤں اور لوگوں پر آگرا۔ بعد ازاں آگ لگ گئی اور فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پایا۔

○ قاہرہ میں بہبود آبادی کانفرنس کے خلاف جماعت اسلامی نے یوم احتجاج منایا ملک بھر میں مظاہرے کئے اور جلوس نکالے- لاہور، کراچی، ملتان، فیصل آباد، پشاور، راولپنڈی، اسلام آباد، کوئٹہ، حیدر آباد، سکھر وغیرہ میں جماعت کے زیر اہتمام مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

مقررین نے کہا کہ اگر بے نظیر قاہرہ کانفرنس میں شریک ہوئیں تو عوام کے غیض و غضب کا سامنا کرنا پڑے گا- وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کانفرنس کے فی الفور بائیکاٹ کا اعلان کریں۔

○ قاہرہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے پاکستانی وفد میں وزیر اعظم، وزیر اور سیکرٹری بہبود آبادی اور وزیر اعظم کی معاون خصوصی شہناز وزیر علی شامل ہوں گی وفاقی سیکرٹری وفد کے انتظامات کے لئے پہلے ہی قاہرہ پہنچ چکے ہیں۔

○ قاہرہ کی بہبود آبادی کانفرنس کے مسودہ میں اسقاط حمل کے بارے میں ویٹی کن اور کئی اسلامی ممالک کی جانب سے اعتراضات کے باوجود امریکہ کا کہنا ہے کہ اس کانفرنس سے دنیا کی آبادی کم کرنے کی جانب ڈرامائی پیش رفت ہو گی۔

○ مصری وزیر بہبود آبادی نے قاہرہ کانفرنس کا بائیکاٹ کرنے والے ملکوں کے متعلق کہا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ کر رہے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے کہا ہے کہ قاہرہ کانفرنس کا مقصد رکن ممالک پر زبردستی اپنی پالیسیاں ٹھونسنا نہیں ہے- یہ کانفرنس اپنے بچوں کو بامقصد زندگی گذارنے کی طرف مائل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے ۱۵- دن میں آرڈی ننس تیار کرنے کا حکم دے دیا ہے اس کے مطابق ملاوٹ قابل دست اندازی پولیس جرم شمار ہو گا۔ ملزموں کو ضمانت پر بھی رہا نہیں کیا جائے گا۔ سات سال قید سخت کی سزا دی جا سکے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ایٹمی پروگرام کا سودا کر رہی تھی کہ میں نے "دھماکہ" کر دیا۔ قوم بے نظیر کو وزیر اعظم نہیں مانتی کیونکہ وہ بیرونی اشاروں پر چل رہی ہیں۔ حکومت کے خاتمے تک کاررواں نجات جاری رہے گا۔ مجھے گرفتار کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں لیکن میں کسی دھمکی سے نہیں ڈرتا۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے ایٹم بم کے بارے میں اپنے بیان کو دوہراتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت روزانہ نئے بم اور میزائیل بنا کر ہمیں ڈرا رہا ہے لیکن وہ جان لے کہ سارے بموں کا دادا ہمارے پاس ہے۔

○ پاکستان کے پارلیمانی وفد کے لیڈر مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ عالمی برادری کشمیری عوام کا قتل عام بند کرانے میں ہماری مدد کرے مسئلہ کشمیر حل ہونے تک علاقے میں کشیدگی برقرار رہے گی۔ انہوں نے کینیڈا کے دورے کے دوران کہا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کے لئے ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے لندن میں کہا ہے کہ ہم نواز شریف کی طرف سے نئے انتخابات کے مطالبہ کی حمایت نہیں کریں گے۔ انتخابات سے پھر وہی لوگ آجائیں گے جن سے عوام نالاں ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے ایک شخص کی سزائے موت کالعدم کر کے کیس دوبارہ سماعت کے لئے ہائی کورٹ میں بھیج دیا ہے۔ فاضل عدالت عظمیٰ نے ماتحت عدالتوں کو ہدایت کی ہے کہ جن کیسوں پر زندگی اور موت کا انحصار ہو عدالتیں ان کی سماعت میں سخت احتیاط کریں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ اگر اس شخص کو غلط فہمی کی بناء پر پھانسی ہو جاتی تو ہمیں خدشہ ہے کہ یہ "عدالتی قتل" ہوتا۔ عدالت کی معمولی لاپرواہی سے کسی کی جان جا سکتی ہے یا وہ آزادی سے محروم ہو سکتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ زیر بحث دفعہ میں سزائے موت دی ہی نہیں جا سکتی۔

○ سوئی کے نزدیک ڈاکوؤں کی فائرنگ سے بھنبور رائفلز کے تین اہلکار ہلاک ہو گئے۔ ڈاکو ٹرک اور ٹیکسیاں لوٹنے میں مصروف تھے کہ اہلکاروں کے للکارنے پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر دی۔ ۴۔ دیگر اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

○ ۱۸- ستمبر کو دمدار ستارہ زمین سے ٹکرا جائے گا۔ زبردست تباہی کا خطرہ ہے۔ یہ ستارہ شمالی امریکہ کے علاقے میں ٹکرا سکتا ہے۔ امریکی ماہرین نے تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لوگوں کو خوفزدہ ہونے سے بچانے کے لئے معاملات چھپائے جا رہے ہیں۔

○ لاہور کے تین صحافیوں کو زدوکوب کرنے اور ان پر تشدد کرنے کے بارے میں مسٹر نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر کو شوکاز نوٹس جاری کر دیا گیا لیکن انہوں نے علالت کی چھٹی حاصل کر لی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں ثالثی کردار ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ تصادم کا نتیجہ دوبارہ انتخابات ہوں گے۔ پریشر گروپوں سے ہمارا رابطہ ہے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو سٹینڈنگ کمیٹیوں میں دوبارہ شامل ہونا چاہیئے۔

○ حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں خیال ہے کہ یہ اجلاس ۸- ستمبر کو ہو گا۔

○ وزیر داخلہ نے اپوزیشن کو پیشکش کی ہے اگر اپوزیشن کو حکومت سے تکلیف پہنچی ہے تو ہم مل کر حل ڈھونڈنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرین مارچ کی آڑ میں کوئی قانون شکنی نہیں ہونے دی جائے گی۔ قانون سے کوئی بالاتر نہیں ہے امید ہے اپوزیشن قانون شکنی نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد کو اسلحہ سے پاک قرار دینے کے بعد سیاستدانوں کے تحفظ کے اقدامات حکومت کرے گی۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔

○ پنجاب میں خودکار ہتھیاروں پر پابندی کا فیصلہ اگلے ہفتے ہو گا۔ لائسنسوں کی منسوخی کے فیصلے کے ساتھ صوبائی کابینہ کی ذیلی امن کمیٹی خودکار اسلحہ کی واپسی کا طریق کار بھی طے کرے گی۔

○ سٹیٹ بینک نے مہران بینک کے کھاتے داروں کو رقوم کی ادائیگی پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ہر قسم کا بزنس معطل کر دیا گیا۔ صرف واجب الادا قرضوں کی وصولی کا کام ہو رہا ہے۔ یہ پابندی چھ ماہ کے لئے عائد کی گئی ہے۔ چھوٹے کھاتے داروں کو اس اعلان سے سخت مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

دردوں سے فوری نجات
پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر
24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت
تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ
فون 771 / 211283 04524
فیکس 04524-212299

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: دفتر ۳۴۱ [521 / 212320]

پتہ